باسمہ تعالیٰ شانہ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

شائع کردہ

مکتبہ دینیہ دیوبند

باسمہ تعالیٰ شانہ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

یعنی

قطب الارشاد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید حسین احمد صاحب مدنی قدس اللہ سرہٗ العزیز (سابق صدر جمعیۃ علماء ہند و شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند) کے اُن خطوط کا مجموعہ جو اُنھوں نے اپنے دوستوں، عزیزوں اور ارادتمندوں کو لکھے جن میں مذہبی، علمی، فقہی، ملکی، سیاسی خیالات و افکار اور مسائل کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

ناشر

مکتبہ دینیہ دیوبند ضلع سہارن پور

قیمت:۔
غیر مجلد چھ روپے
مجلد: سات روپے

مطبوعہ
الجمعیۃ پریس
دہلی

مکتوب نمبر ۸۳

مسئلہ مذکورہ میں کچھ غلطی ہے، خواہ آپ کی یادداشت یا استاد کے بیان میں متحقق ہوئی ہو، ایمان کو ہمیشہ بین الخوف والرجاء ہونا چاہیئے وادعوہ خوفا وطمعاً[1] نص قرانی ہے اور اس معنی پر مختلف آیت صریح موجود ہیں، مگر حالتِ زندگی میں غلبہ خوف کا ہونا چاہیئے، اور قربِ موت میں غلبۂ رجاء کا ہونا چاہیئے، لقولہ علیہ السلام فی الحدیث القدسی انا عند ظن عبدی بی[2] وقال سبحانہ تعالیٰ، اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ، اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ، اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ[3] وَقَالَ وَلَا تَيْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ الخ۔

والسلام۔ ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

مکتوب نمبر ۸۴

جو مظالم بہار اور گڑھ مکتیشر وغیرہ میں دلگداز واقع ہوئے ہیں یقیناً نہایت

(حاشیہ مکتوب نمبر ۸۳) حضرت امام العصر مدظلہ العالی نے قرآن اور حدیث سے اس مسئلہ پر جو روشنی ڈالی ہے اگر اسکے ترجمہ اور مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو بڑی آسانی سے ایمان بین الخوف والرجاء کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے اسلئے ہم آیات اور حدیث کا ترجمہ نمبر وار کر دیتے ہیں،

[1] پکارو اپنے پروردگار کو خوف سے اور لالچ سے "یعنی رحمت اور عیش کی طمع سے"

[2] بندہ کا میرے بارے میں جو گمان ہوجاتا ہے میں وہی ہوجاتا ہوں، میرا معاملہ اپنے بندے سے وہی ہوتا ہے جیسی وہ مجھ سے توقع رکھتا ہے۔ [3] اب کیا نڈر ہیں بستیوں والے اس بات سے کہ آپہونچے ہمارا عذاب راتوں رات وہ پڑے سوتے ہوں، یا نڈر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آپہونچے ہمارا عذاب دن چڑھے اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں۔ کیا نڈر ہوگئے

رنجیدہ اور سنگین ہیں، مگر میرے محترم تصویر کے دوسرے رخ سے غافل رہنا بھی تو درست نہیں، ابتدا کس نے کی، کبھی اس پر بھی غور فرمایا کہ نہیں؟ نواکھالی، پترہ میں ایسے ہی مظالم پہلے کس نے کئے تھے؟ ڈائرکٹ ایکشن ۱۶ راگست ۱۹۴۶ء کو کس نے کیا، جس سے کلکتہ کے فسادات کی ابتدا ہوئی؟ کیا اس تاریخ سے پہلے بھی یہ ہنگامی فرقہ وارانہ فسادات تھے؟ ۱۹۳۷ء سے اشتعال انگیز تقریریں اور تحریریں کس نے پھیلائیں؟ کبھی ان امور پر آپ نے غور کیا؟ ڈائرکٹ ایکشن کے پہلے ڈیلی گیشن کے آنے کے بعد سے ہلاکو اور چنگیز خاں کی تقلید اور خون بہانے، امن و امان غارت کرنے اور تشدد کے اعلانات لگاتار کون کرتا رہا؟

کیا ان امور کی ابتدا لیگی لیڈروں اور اخباروں، لیگی تقریروں اور پوسٹروں سے لگاتار جاری نہیں رہی؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، المستبان ما قالا فعلی البادی منہما[1] کیا بتلاتا ہے، قرآن مجید کا ارشاد ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[2] کیا سکھلاتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح لا یسب[3] احدکم والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یسب احد والدیہ قال نعم یسب والد الرجل فیسب والدہ (او کما قال) کیا کہتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۸۳) اللہ کے داؤ سے، سو نہیں نڈر ہوتے اللہ کے داؤ سے مگر وہی لوگ جو خراب ہوں گے۔ [2] اور نا امید نہ ہو اللہ کی رحمت سے۔

(حاشیہ مکتوب نمبر ۸۴) [1] سب وشتم کرنے والے جو کچھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں، تو بار گناہ اس پر ہوگا جس نے یہ سلسلہ شروع کیا، (کیونکہ اس کے بعد جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ ایک دوسرے کا جواب اور جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ہو رہا ہے۔ (واللہ اعلم) [2] اور تم لوگ برا نہ کہو انکو جنکی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا پس وہ برا کہنے لگیں گے اللہ کو بے ادبی سے بدون سمجھے۔ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ الفتنۃ[۱] نائمۃ لعن اللہ من ایقظہا (او کما قال) کا کیا مفاد ہے، جب کہ ان خیانتوں کی ابتدا مسلمانوں ہی سے ہو رہی ہے تو کس پر قصور رکھا جا سکتا ہے، آج لیگی ان تمام نقصانات کے بعد خوش و خرم ہیں کہ یہی قربانیاں ہم کو پاکستان کے لئے ذریعہ ہیں، حالانکہ پاکستان ہی بجائے خود مسلمانوں کے لئے خودکشی کے مرادف ہے، اور وہ سب کیا دھرا انگریزوں کا ہی، آج تمام فرقہ وارانہ فسادات میں انگریزی ہاتھ کام کر رہا ہے، پاکستان بھی انگریزی ہاتھوں نے اپنے مفاد کے لئے بنوایا ہے اور ہر قسم کی تائید اس کے لئے کر رہے ہیں، غور کیجئے اور حقائق پر نظر ڈالیئے۔ والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ۲۰ رجب ۱۳۶۶ھ

مکتوب نمبر ۸۵

مجکو آپ کے سوالات پر تعجب ہوتا ہے۔

(۱) مسلمانانِ پاکستان جو کہ اہلِ سنت والجماعت ہیں وہ سب ہمارے بھائی ہیں، ان سے ہمارے تعلقات وہی ہونے چاہئیں جو کہ ساری دنیا کے سنی مسلمانوں کے ساتھ ہیں، اور جن کی تاکید ہم کو کتب مذہب میں کی گئی ہے، وہاں کی حکومت ایک یوروپین طرز کی جمہوری حکومت ہے، جس میں حسب آبادی مسلم اور غیر مسلم سب حصہ دار ہیں اس کو اسلامی حکومت کہنا غلطی ہے، جیسا کہ خود مسٹر جناح نے بار بار تصریح کی ہے اور

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۸۴) کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے باپ اور اپنی ماں کو گالی دے گا، آپ نے فرمایا ہاں، دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا وہ اسکے ماں باپ کو گالی دے گا (تو اس طرح گویا خود اس نے اپنے والدین کو گالی دی)۔

[۱] فتنہ سویا ہوا ہے، اللہ کی لعنت جو اس کو جگائے۔

اب بھی اسمبلی کے افتتاح میں انہوں نے یہی تقریر کی ہے، اس کو بیرونی حکومتیں بھی اسلامی حکومت نہیں تسلیم کرتی ہیں۔

ہمیشہ سنی مسلمانوں کے لئے دعا کرنا ضروری ہے، مگر ایک ایسی جمہوری حکومت جب کہ اسلامی حکومت ہی نہیں ہے، کس طرح ان ادعیہ کی مستحق ہو سکتی ہے جنکے مستحق سنی مسلمان ہیں، ہاں اس لحاظ سے کہ اہون البلیتین ہے (مگر اس کا ثبوت ہو جائے) تو البتہ مستحق ہمدردی ہو سکتی ہے، مگر کانگریسی صوبوں میں کفار اعلیٰ برسر اقتدار ہیں پاکستان میں ملاحدہ اور مرتدین کا اقتدار ہے، دینی حیثیت سے دونوں کا فرق ظاہر ہے، کانگریسی صوبوں میں انگریزی اقتدار برائے نام ہے اور اس کو رفتہ رفتہ مٹایا جارہا ہے، اور پاکستان میں اس کو ترقی دی جارہی ہے اور اس کی فراوانی ہے، ہاں وہاں کے سنی مسلمانوں کے ساتھ یقیناً ہماری پوری ہمدردی ازبس ضروری ہے۔

(۲) جینا خود اپنے کو رافضی کہتا ہے، اس کے عمائد اس کے مُقِر ہیں ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء بروز اتوار امام باڑہ روڈ مسجد بمبئی میں راجہ محمود آباد شیعوں کے جلسہ میں قائد اعظم کے الیکشن کے لئے تقریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے قائد اعظم خوش قسمتی سے سچے شیعہ ہیں، تاریخ اسلام بدل رہی ہے اور آج ہندوستان کے تمام سنی ایک جانشین امام علیہ السلام کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہیں، اور اس کے حکم پر سر کٹانے کو تیار ہیں، اگر سابق کے مسلمانوں میں سمجھ ہوتی تو نہ تو اختلاف کا دروازہ کھلتا اور نہ اعلاء کلمۃ الحق کے لئے شیعہ وجود میں آتے، قائد اعظم کی مخالفت کرنا اپنی تاریخ کو جھٹلانا ہے۔"

مدینہ بجنور یکم دسمبر ۱۹۴۵ء نمبر ۸۷ جلد ۳۴،

اگر ایسے شخص کے لئے مولوی ابراہیم صاحب دعا کرنا چاہتے ہیں تو وہ اسکے ذمہ دار ہیں، وہ خود جانتے ہیں کہ آیا شیعہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ آپ کا فرمانا کہ حکومت

توبہر حال اسلامی ہے تعجب خیز ہے۔ حالانکہ خود قائد اعظم اور ان کا ترجمان ڈان اس کا منکر ہے۔

اخبار ایمان نے مسلم لیگ کے ترجمان ڈان کے ایک مراسلہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہو کہ "پاکستان میں مذہبی حکومت یا مسلم راج نہ ہوں گے کیونکہ مذہبی حکومت صرف وہاں قائم ہو سکتی ہے جہاں ایک ہی مذہب کے سونی صدی لوگ ہوں یا اتنی ذہی طاقت ہو کہ وہ غیر مذہب والوں کو مجبور کر کے مطیع کر لے"

پھر یہی بزرگ مذہبی حکومت کے مفاسد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر پاکستان میں مذہبی حکومت بنا دی گئی تو اس سے عوام کی ترقی رُک جائیگی طبقات کی تفریق کا سلسلہ جاری رہے گا، انسان کی اجتماعی اور اقتصادی نجات کی راہ بند ہو جائے گی، مذہبی حکومت کے پیش رو مسلمان ہوں گے اور وہ قائل نہیں ہیں ہندو صوبوں میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہونے لگیں گے، اس سے ہندوستان میں خانہ جنگی کی آگ بھڑک جائے گی۔

مدینہ بجنور جلد ۳۳ نمبر ۸۴ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۴ء

نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب علی گڑھ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کا دستور اساسی کیا ہوگا، اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا اور اس کے دستور اساسی کی تشکیل ان علاقوں کے باشندگان بتوسط ایک منتخب کردہ مجلس دستور اساسی خود ہی کریں گے، ہر چیز اظہر من الشمس ہے۔

ڈان ۲۵ ستمبر ۴۵ء ص ۶ کالم اول

خود قائد اعظم فرماتے ہیں احمد آباد میں تقریر فرماتے ہوئے "پاکستان کی حکومت

جمہوری، سارا نظم و نسق عوام کے نمائندوں کے ہاتھوں میں ہوگا (انجام مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۴۵ء)
مسٹر جناح نے ہمیشہ پاکستان کو ایک دنیاوی اسٹیٹ قرار دیا ہے اور اس خیال کی ہمیشہ سختی سے مخالفت کی ہے کہ اس میں مسلمانوں کی حکومت الٰہیہ قائم ہوگی جو لوگ پاکستان کو پان اسلام ازم (اتحاد اسلامی) کے مرادف قرار دیتے ہیں وہ اتحاد کے دشمن ہیں۔" (ڈان ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء)۔

اس قسم کی مختلف تصریحات موجود ہیں، آج بھی دستور ساز اسمبلی میں پاکستان کے مسلمان، سکھ، ہندو، قادیانی، کمیونسٹ، شیعہ، اچھوت، سب ممبر ہیں، اور دستور اساسی بنا رہے ہیں اور حکومت کی عملی تشکیل یہ لوگ دے رہے ہیں، اگر آپ کی مراد اسلامی حکومت سے یہی ہے تو آپ جانیں، الفاظِ دعائیہ میں مسلمانوں اور ان کے حکام کے لئے بلا تعیین دعا کر دینا اور ان کی ہدایت اور تقویت کی خواہش کافی ہے۔ . . . . والسلام

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ، ۲۲ر شوال ۱۳۶۶ھ

مکتوب نمبر ۸۶

جناب مولانا فضل الحق صاحب سہسپور ضلع بجنور کے نام

محترم المقام زید مجدکم . . . . السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

والا نامہ باعثِ سرفرازی ہوا جس طرح تمام اعضاء و جوارح عطاء خداوندی ہیں۔

(حاشیہ مکتوب نمبر ۸۶) حضور والا، خادم کئی روز سے ان مسائل کے حل میں الجھا ہوا ہے، شفاء العی السوال

(۱) حق جل شانہٗ نے بندہ کو اپنے اختیار کے مشابہ ایک گونہ اختیار عطا فرمایا ہے اور حسب زعم فرقہ جبریہ مجبور محض نہیں پیدا کیا جس کی بنا پر وہ مستحق ثواب و مستوجب عتاب قرار پایا، اور فاعل مختار کی حیثیت میں ظہور ہوا لیکن بندہ کے افعال اور مشیت عبد تابع مشیت رب ہے، جیسا کہ . . .